یہ جلسہ وہ جلسہ ہے جو ہمارے مباہلے کے سال کے نتیجہ کو دکھانے والا جلسہ ہوگا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 / جولائی 1997ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی:

قُلۡ يٰعِبَادِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ‌ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ‌ ؕ وَاَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ‌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوۡنَ اَجۡرَهُمۡ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۱۱﴾ (الزمر:11)

پھر فرمایا:

جلسہ سالانہ U.K جو عملاً سب دنیا کا مرکزی جلسہ بن چکا ہے بہت قریب آ رہا ہے۔ اس جلسہ کی آمد کے ساتھ ساتھ مہمانوں کی آمد بھی شروع ہے جو اکثر شامل ہوتے ہیں ان میں منتظمین بھی ہیں، کام کرنے والے بھی ہیں جو نیک نیتیں لے کر خدمت کی غرض سے یہاں پہنچتے ہیں مگر اس وقت اس جلسہ کے ذکر میں جلسہ کے کاموں سے متعلق اور ذمہ داریوں سے متعلق کچھ بیان نہیں کروں گا بلکہ اس جلسہ کی ایک اور حیثیت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

یہ جلسہ وہ جلسہ ہے جو ہمارے مباہلے کے سال کے نتیجے کو دکھانے والا جلسہ ہوگا کیونکہ اس مباہلے میں خصوصیت کے ساتھ سب احمدیت کے دشمنوں کو یہ دعوت دی گئی تھی کہ تم زور مارو، دعائیں کرو، جو کچھ بن سکتی ہے بناؤ لیکن تم احمدیت کو ناکام نہیں کر سکتے اور اگر تم سچے ہو تو ہم تمہیں وقت دیتے

ہیں دعائیں کرو، دعائیں کرواؤ، زور مارو، سب کوششیں کرلو لیکن تم دیکھنا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت کثرت کے ساتھ بڑھ کر جماعت احمدیہ پھیلے گی اور بھی برکت کے آثار دکھائی دیں گے یہ مقابلہ ہے جو اس جلسہ سالانہ پر کھل کر سامنے آ جائے گا اور اس ضمن میں جماعتیں پہلے بھی کوشش کرتی تھیں اب اور بھی زیادہ کوشش کر رہی ہیں اور کوشش سے بڑھ کر دعاؤں سے کام لے رہی ہیں اور دعائیں بھی کوشش کا حصہ ہی ہیں کیوں کہ دعاؤں کے بغیر تو کوششیں کبھی بھی ثمر آور نہیں ثابت ہوتیں، کبھی ان کو پھل نہیں لگا کرتا۔

پس اس پہلو سے میں خصوصیت سے جماعت کو اس جلسہ سالانہ کی آمد کے تعلق میں وہ تبلیغی کاروبار جو ہم نے شروع کر رکھا ہے، ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اس کے ضمن میں کچھ باتیں آپ سے عرض کرنی چاہتا ہوں۔ یہ آیت جس کا میں نے انتخاب کیا ہے اس کا مضمون بالآخر اس بات پر پہنچتا ہے۔ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ کہ یقیناً صبر کرنے والوں کو اجر بغیر حساب کے بہت بڑھایا جاتا ہے اور صبر کرنے والوں کے ساتھ حساب نہیں کیا جاتا۔ پس یہ بات ہے جو آپ کو اس وقت پیش نظر رکھنی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی کوششوں سے ہمیشہ سے تبلیغ کے میدان میں کام کرتی رہی ہے مگر اس سے پہلے جو بھی پھل ملتے تھے وہ ذرا حساب کے مطابق ہوا کرتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے صبر کی طاقتوں سے پورا کام نہیں لیا اگر فی الحقیقت ہم صبر کی طاقتوں سے پورا کام لیتے تو لازماً بغیر حساب کا نظارہ ضرور دیکھنے میں آتا۔

اب جماعت احمدیہ میں عالمگیر سطح پر اس شعور کو بیدار کیا جا رہا ہے کہ جب دشمن دکھ دے یا مخالفانہ چالیں چلے تو تم نے جہاں توکل کرنا ہے وہاں صبر سے بھی کام لینا ہے اور ہرگز صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ اس کی ایک تازہ مثال ایک ایسے افریقن ملک کی صورت میں سامنے آئی جہاں پاکستان کی طرز پر ایک بھرپور کوشش کی گئی تھی کہ جماعت احمدیہ کو غیر مسلم جماعت قرار دیا جائے۔ وہ خبیث پودا جس کو قرآن کریم خبیث پودا قرار دیتا ہے میں گالی کے لئے لفظ خبیث استعمال نہیں کر رہا بلکہ قرآنی اصطلاح میں یہ لفظ بیان کر رہا ہوں وہ پھیلتا نہیں مگر اکھیڑا جاتا ہے جگہ جگہ سے اور پھر آندھیاں اس کو دوسری جگہ پہنچا دیتی ہیں۔

اس ضمن میں یاد رکھیں کہ وہ ''پوہلی'' جو زرد رنگ کا پھول رکھتی ہے اور کانٹوں والا ایک پودا

ہےاس کے پھیلنے کا بھی یہی طریق ہے۔ وہ اکھیڑی جاتی ہے زمین سے مگر آندھیاں اس کو لئے پھرتی ہیں جہاں جہاں وہ گرتی ہے وہاں کچھ بد اثر ضرور دکھاتی ہے۔ پس اس وقت مولویوں کی دوڑ اس جڑی بوٹی کی طرح ہے جو بیماریاں پھیلانے والی، کانٹے لئے پھرتی ہے ساتھ ساتھ اور جگہ جگہ کوشش کرتی ہے کہ خدا کے لگائے ہوئے پودوں کا خون چوس جائے اور ان کا رس پی کر خود بڑھے۔ یہ وہ سارے علماء ہیں جن کی میں بات کر رہا ہوں ان کی حکمت عملی اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ جہاں بھی وہ خدا کے لگائے ہوئے پودے دیکھتے ہیں کہ وہ نشو ونما پا رہے ہیں وہاں یہ پوہلیاں ضرور پہنچ جاتی ہیں لیکن باقی زمین کھلی پڑی ہے وہاں جا کر اپنے اثر کو جس کو یہ نیک سمجھتے ہیں اس کو نافذ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

پس جماعت احمدیہ مولویوں کے پیچھے بھاگی نہیں پھر رہی، مولوی جماعت احمدیہ کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ یہ ایک خاص قابل توجہ بات ہے۔ جہاں جہاں جماعت احمدیہ کو کامیابی نصیب ہوئی ہے وہاں یہ خبیث پودا جس کی جڑیں اکھیڑی گئی ہیں یہ وہاں پہنچتا ہے اور وہاں کوشش کرتا ہے کہ وہ رس جو جماعت احمدیہ نے چوسا ہے جس کے نتیجے میں جماعت کی آبیاری ہو رہی ہے وہ یہ چوسنا شروع کر دیں اور اس میں ہم نے ان کو ناکام کرنا ہے اور بالکل نامراد کر کے دکھا دینا ہے اس ضمن میں وہ افریقہ کا ملک میرے ذہن میں آیا تھا جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں بڑی کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں اور جہاں جہاں بھی ہوئی ہیں وہاں ضرور مولوی پہنچتا ہے۔

چنانچہ حکومت پر اثر انداز ہوا اور بعض کارندوں کو اپنے ساتھ شامل کیا اور وہ تحریک شروع کر دی کہ جس سے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہایت ہی غلیظ زبان نہ صرف ریڈیو پر بلکہ ٹیلی ویژن پر بھی کی جانے لگی یعنی حکومت کی مشینری جب خود اپنے آپ کو اس میں ملوث دکھانا نہیں چاہتی تھی اس کے باوجود وہ اس میں ملوث تھی کیونکہ ذرائع ابلاغ جو حکومت کے قبضے میں تھے وہ ان لوگوں کے ہاتھ میں چلے گئے اس پر جماعت کو دو طرح کی فکریں لاحق ہوئیں ایک یہ کہ یہ علاقہ زرخیز تھا جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اس میں نشو ونما پا رہی تھی اب ان لوگوں نے انہیں لوگوں میں کام کرنا ہے جن سے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے سعید فطرت بندے ڈھونڈا کرتے تھے اور وہاں ان کے گند لگ جائیں گے تو ہمارے ملک کو اس لحاظ سے

بہت نقصان پہنچے گا۔ یہ تبصرہ تھا جو اس ملک کے رہنے والے کر رہے تھے اور پریشان تھے۔

دوسرا فکر ہمارے مربیوں کو اور امراء کو یہ لاحق ہوا کہ جماعت بڑی جوشیلی ہے اور ان کے گند بولنے سے اور ان کے بکواس کرنے کے نتیجے میں ہوسکتا ہے ان کو جوش آجائے اور جوش کے نتیجے میں پھر ایسی کارروائیاں ہوں جو جماعت کے اصول کے خلاف ہیں اور وہ ان دشمنوں کو فائدہ پہنچائیں گی ہمیں فائدہ نہیں پہنچائیں گی۔ اگر قتل و غارت شروع ہو جائے، اگر مخالف فریق کے کچھ آدمی مارے جائیں اور احمدیت کو بظاہر اس پہلو سے غلبہ ہو تو یہ غلبہ نہیں ہے۔ غلبہ یہ ہے کہ اپنے بے شک مارے جائیں مگر کثرت سے اور پھیلیں اور یہ غلبہ صبر کا غلبہ ہوا کرتا ہے اس لئے میں نے اس آیت کی تلاوت کی ہے کہ آپ کو سمجھاؤں کہ صبر کیا ہوتا ہے اور اس کے کیا نتیجے نکلتے ہیں۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کو وہاں بار بار میں نے پیغام بھجوائے اور تاکید کی کہ تم نے صبر کا دامن نہیں چھوڑنا اور جوابی کارروائی ضرور کرنی ہے لیکن ان حدود میں رہتے ہوئے جن کی اسلام اجازت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری جماعت اٹھ کھڑی ہوئی اور صبر کو پکڑے رکھا لیکن بڑے زور سے جوابی کارروائی کی اور یاد رکھیں کہ جوابی کارروائی جو صحیح رستوں پہ چلتی ہے وہ صبر کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ وہ لوگ جو صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں اور جنگ و جدال پر اتر آتے ہیں ان کے جوش اسی میں نکل جاتے ہیں سارے۔ کچھ ان کے مارے گئے اور معاملہ ختم ہو گیا۔ جن کو کہا جائے کہ تم نے صبر سے کام لینا ہے اور اپنے غصوں کو نکالنا نہیں وہ مجبور ہو کر اچھی باتوں پر اپنے جوش کو صرف کرتے ہیں وہی جوش جو لوگوں کو مارنے پر صرف ہونا تھا وہ تبلیغ کرنے پر صرف ہوا۔ وہی جوش احمدیت کی خوبیاں دکھانے پر صرف ہونے لگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دشمن کی تدبیر اس بری طرح ناکام ہوئی کہ وہ سارے راہنما جو اس تدبیر کے راہنما تھے وہ یا تو اپنے مناصب سے ہٹا دئے گئے یا لکھ لکھ کر جماعت سے معافیاں مانگنے لگے اور اقرار کیا کہ یہ غلط کام ہو رہا تھا۔ تو دیکھو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بہت جزا دیا کرتا ہے ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھ لیا۔

پس تمام دنیا میں یہی کوششیں جماعت کے خلاف جاری ہو چکی ہیں جہاں جہاں یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ جماعت کو خصوصیت سے کامیابی نصیب ہوئی ہے وہاں ایک مخالفانہ چال ضرور چلی جاتی ہے وہ سارے مولوی جو سوئے ہوئے تھے ایک دم اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی تو خدا کی

زمینیں تھیں، وہاں جا کے کام کیوں نہ کیا لیکن احمدیت کو جب خدا تعالیٰ زمینیں عطا کرنے لگتا ہے تو ان کو جوش آ جاتا ہے ان زمینوں پر قبضہ کی کوشش کرتے ہیں جن پہ احمدیت قبضہ کر رہی ہے۔ یہی چیز ہندوستان میں بھی ظاہر ہوئی ہے، پتا نہیں کب سے سوئے پڑے مولوی جن کو نہ مسلمانوں کے اخلاق کی فکر، نہ ان کے کردار کی طرف توجہ، نہ ان کے ایمان اور عقائد کے متعلق کوئی فکر، اپنے اپنے ڈیرے لگائے ہوئے اپنی اپنی سیادت پر راضی بیٹھے تھے جب دیکھا کہ جماعت احمدیہ پھیل رہی ہے تو اس کی تکلیف پہنچی ہے، شرک کے پھیلنے کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ چنانچہ سارے ہندوستان میں جب شرک پھیل رہا تھا اور جھوٹے خداؤں کی عبادت کرنے والے شرک پھیلا رہے تھے کھلم کھلا اس وقت ان کو کوئی ہوش نہیں آئی۔ جماعت احمدیہ ہی تھی جو اس وقت بھی ان لوگوں سے نبرد آزما تھی۔

اب چونکہ ہندوستان کی توجہ جماعت کی طرف ہوگئی ہے اس لئے مولوی بہت اٹھ کھڑا ہوا ہے، بہت جوش دکھا رہا ہے۔ اس پر جب ان کی گالیاں سنیں اور لوگوں نے مجھ تک پہنچائیں تو میں نے جماعت کو یہی تاکید کی کہ آپ صبر سے کام لیں اور صبر کا یہی وقت ہوا کرتا ہے اس سے پہلے آپ کا حسن خلق دکھانا اور یہ کہنا کہ دیکھو ہم بڑا صبر کر رہے ہیں کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جب آزمائش آئے اور آزمائش کے مقابل پر صبر مضبوطی سے اپنے پاؤں پر قائم رہے اور آندھیوں کے مقابل پر وہ اس طرح استقامت دکھائے جیسے مضبوط جڑوں والے درخت آندھیوں کے مقابل پر کھڑے ہو جاتے ہیں یہ صبر ہے اور ان لوگوں کی پرورش خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

اور اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کا مطلب ان معنوں میں یہ بنتا ہے کہ اگر تم ایک تھے تو تمہیں پھیلا دیا جائے گا اور زیادہ زمینیں تمہارے سپرد کر دی جائیں گی اور خدا کی زمینیں بہت ہیں اس لئے فکر نہ کرنا تمہارے پاؤں تلے سے زمین نہیں نکالی جائے گی بلکہ تمہاری زمین بڑھائی جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہی ہوا۔ ہندوستان میں جب سے جماعت احمدیہ شروع ہوئی ہے آج تک اتنی بیعتیں نہیں ہوئیں جتنی اس سال ہوئی ہیں جبکہ مولویوں نے اپنا پورا زور مار دیا تھا، ہر طرح کے ہتھیار استعمال کئے، ہر طرح کے حربے اختیار کئے یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بے انتہا بکواس اور گندگی اچھالی گئی اور علاوہ ازیں نو احمدیوں پر بدنی ظلم کئے گئے۔ بعض علاقوں میں گاؤں کے گاؤں ان پہ چڑھ آئے اور اب خدا کے فضل سے اسی ظلم کے سائے تلے

جماعت احمدیہ آگے بڑھی ہے اور بعض علاقوں میں جہاں یہ ظلم ہو رہا تھا میں نے ان کو تاکید کی تھی کہ تم نے رکنا نہیں، یہ تم عہد کر و اور یہ صبر کا حصہ ہے۔ جو مرضی ہو تم صبر کے ساتھ ذکر الٰہی کرتے ہوئے آگے بڑھو اور ضرور تم کامیاب ہو گے۔

چنانچہ آج ہی کی ڈاک میں مجھے یہ خط دکھائی دیا اور یہ اس جمعہ سے تعلق رکھنے والا ہے۔ ایک دوست لکھتے ہیں یعنی ایک علاقے کے منتظم اعلیٰ ہیں وہ کہتے ہیں جہاں پہلے ہمیں مار پڑا کرتی تھی وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور بعض گاؤں اپنی مسجدوں سمیت احمدی ہو گئے ہیں اور انہوں نے مولویوں کو کہلا بھیجا ہے اب اگر تم آئے تو اپنی خیر منا کے آنا۔ میں نے ان کو تاکیداً لکھا ہے فوری طور پر کہ اب ان کو بھی صبر کی تلقین کرو لیکن جب انسان کثرت سے دیکھتا ہے تو بعض دفعہ ایسے جوش کے اظہار ہو بھی جاتے ہیں ان کو سمجھانا ہے پیار سے اور یہ میرا پیغام براہ راست ان کو پہنچ رہا ہوگا، وہ غور سے اس بات کو سن لیں کہ اب جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ان علاقوں میں بھی غلبہ عطا کیا ہے جن میں پہلے غیروں کا قبضہ تھا جو آپ پر ظلم کیا کرتے تھے آپ کا غلبہ اس وقت ہوگا جب آپ اسلام کی تعلیم کے مطابق غلبہ حاصل کریں گے اور اس غلبے میں مظلومیت شامل ہے۔ آپ کی مظلومیت آپ کے ہاتھ سے نہیں جانی چاہئے۔

اگر عددی کثرت ہو اور اس کے باوجود بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہوئے انسان جسمانی بدلہ نہ لے تو یہ صبر ہے۔ اگر جسمانی طاقت نہ ہو اور انسان خاموش بیٹھا رہے تو اس کو صبر نہیں کہا جاتا خواہ صبر ہو بھی مگر صبر دکھائی نہیں دے گا وہ صبر دکھائی اس وقت دے گا جب جسمانی غلبہ ظاہر ہو چکا ہو اور پھر دوسروں کو ظلم کا حوصلہ ہو اور غالب آنے والے جانتے ہوئے کہ ہم طاقتور ہیں اپنے ہاتھ روک لیں وہ روکنا خدا کی خاطر ہوگا۔ پس ان احمدیوں کو میری نصیحت ہے، میرا خط تو نہ جانے کب پہنچے گا لیکن اس خطبے کے ذریعے وہ خوب سن لیں کہ ان سب علاقوں میں جہاں خدا تعالیٰ نے آپ کو غلبہ عطا فرمایا ہے آپ کی تعداد کی وجہ سے نہیں فرمایا، آپ کی مظلومیت کی وجہ سے غلبہ عطا فرمایا ہے، آپ کے صبر کی وجہ سے غلبہ عطا فرمایا ہے اگر مظلومیت ہی ہاتھ سے جاتی رہے اور صبر ہی جاتا رہا پھر خدا کا یہ وعدہ کہ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یہ آپ سے واپس لے لیا جائے گا۔

پس جو بے حساب مل رہا ہے اس کو چھوڑ کر اسی پرانے حساب کے مطابق ایک ایک دو دو

بیعتوں پر اگر آپ نے واپس لوٹنا ہے تو پھر جو مرضی کریں لیکن خدا تعالیٰ کی تعلیم کو اگر پیش نظر رکھنا ہے تو ہر غلبے کے ساتھ جو جسمانی ہو روحانی غلبہ اس طرح حاصل کریں کہ آپ مظلوم ہی رہیں، آپ ظالم کبھی نہ بنیں اور وہ لوگ جو مظلوم رہتے ہیں ان پر بعض دفعہ دوسروں کو بڑے بڑے حوصلے پیدا ہو جاتے ہیں ان پر ہاتھ اٹھانے کے وہ بھی برداشت کریں۔ رفتہ رفتہ خدا ظلم کے ہاتھ کاٹے گا اور کئی طریقوں سے خدا تعالیٰ یہ کارروائی کیا کرتا ہے۔ بعض دفعہ آسمانی طور پر ایسے دشمن غضب کا نشانہ بنا دئے جاتے ہیں آپ کی آنکھوں کے سامنے خدا ان سے انتقام لے گا جو آپ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے اور ایسے واقعات خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مختلف جگہوں سے رونما ہونے لگے ہیں۔ جہاں احمدیوں نے صبر سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی حالت کو دیکھ کر دشمنوں پر ان کے بداعمال ظاہر کرنے شروع کر دیے ہیں اس دنیا میں بھی ان کے ساتھ یہ سلوک ہے اور رہے گا اور آخرت میں بھی ہوگا۔

تو جب خدا خود آپ کے خلاف اٹھنے والوں کے ہاتھ کاٹنے کے لئے موجود ہے تو آپ کو ضرورت کیا ہے۔ پس صبر کے ساتھ قرآن کریم میں توکل کو آپ ہمیشہ وابستہ پائیں گے، صبر اور توکل اکٹھا چلتے ہیں، صبر میں ایک تو پھیلاؤ ہے وہ رحمتیں ہیں جو خدا کی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔ دوسرا توکل ہے کہ خدا خود دشمنوں نے نپٹتا ہے جو دشمن آپ کو مٹانے کے درپے ہوتے ہیں۔ اس پہلو سے بھی بہت سے ایسے نشان ظاہر ہو رہے ہیں جن کو اس وقت بیان کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ وقت ہے لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں ہر مخالفانہ کوشش کی ناکامی کے بعد اب دشمن نے وہ اوچھا ہتھیار اٹھایا ہے جو پاکستان کے علماء نے اٹھایا تھا۔

ہندوؤں سے درخواست کی جارہی ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو یعنی پاگل پن کی بھی حد ہے۔ اتنی بڑی بیوقوفی سرزد ہو رہی ہے ان سے کہ ان کو اس کا اندازہ نہیں۔ میں نے خود جماعت کو روکا ہوا تھا کہ ایسی تحریک نہ چلائیں جس کے نتیجے میں ہمیں گویا مشرکوں کے ساتھ مل کر کسی رنگ میں بھی مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنی ہو لیکن اپنے ہاتھوں سے یہ کروا بیٹھے ہیں یہ تحریک۔ وجہ یہ ہے کہ اب جماعت احمدیہ کو اجازت ہے اور میں نے ان کو کہا ہے کہ اب اٹھو، بیشک جوابی کارروائی کرو۔ صبر سے کام لیتے ہوئے تم ہندوستان کے ہندوؤں سے کہو کہ تم وہ انصاف دکھاؤ جو پاکستان نہیں دکھا سکا۔ یہ ہمارے متعلق تمہیں بتائیں کہ ہم کیوں غیر مسلم ہیں، تمہیں تو پتا ہی کچھ نہیں،

پہلے پتا تو کرو کہ ہم کیوں غیر مسلم ہیں۔

ہم ان کے متعلق ان کے قلم سے لکھے ہوئے فتوے دکھائیں گے کہ ایک دوسرے کی نظر میں یہ سارے غیر مسلم ہیں اور اگر یہی ہتھیار انہوں نے برتنے ہیں تو پھر اسی میدان میں مقابلہ ہو جائے تو میں آپ کو یقین سے بتاتا ہوں کہ تمام غیر احمدی فرقوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں جس کے خلاف دوسرے فرقوں نے یہ فتویٰ نہ دیا ہو کہ یہ غیر مسلم، دائرہ اسلام سے خارج بلکہ یہاں تک نہ لکھا ہو کہ ان کا کفر قادیانیوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ اب یہ مقابلہ کرنا ہے تو چلو یہی مقابلہ کرلو اور ہندوستان میں یہ بہترین مقابلہ ہوگا۔ پس ہندوستان کی حکومت اگر عقل رکھتی ہے تو اول تو اس قسم کے غیر جمہوری مطالبے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گی لیکن اگر کچھ کرنا ہے تو یہ ان کے لئے موقع ہے ان کے دوسرے مسائل بھی سارے حل ہو جائیں گے۔

تمام مسلمان جماعتوں کو موقع دیں کہ وہ دلائل سے ثابت کریں کہ وہ کیوں مسلم ہیں اور دوسرے کیوں مسلم نہیں۔ ہم اس مقابلے کے لئے تیار ہیں اور اس صورت میں اگر وہ انصاف سے کام لیں گے تو ہندوستان میں سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی مسلم جماعت باقی نہیں رہے گی۔ سارے غیر مسلم لکھے جائیں گے اور ہندوؤں کا ایک اور مسئلہ حل ہو جائے گا ان کو جو آئے دن مصیبت پڑی ہوتی ہے ہندو مسلم فساد اور یہ کہ مقابلے طرح طرح کے یہ سارے قصے ختم ہو جائیں گے کیونکہ احمدیوں کے سوا کوئی مسلمان رہے گا نہیں اور وہ پھر نان مسلم کے طور پر آپ کے کانسٹی ٹیوشن میں لکھے جائیں گے پھر نان مسلم، نان مسلموں سے جو چاہیں سلوک کریں مسلمانوں کو اس سے کیا غرض۔ غیر مسلم آپس میں لڑتے پھریں ہمیں اس سے کیا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر انصاف سے پاکستان میں بھی کام لیا جاتا تو صرف ایک جماعت احمدیہ جس کا اسلام قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ باقی سب کا اسلام خود ایک دوسرے کی تلواروں سے کاٹا جا چکا ہے۔ سو فیصد قطعی فیصلے ہر مذہب، ہر فرقے کے موجود ہیں کہ ہمارے سوا باقی فرقے سب جھوٹے، دائرہ اسلام سے خارج ہیں، نام لے لے کر۔ پس اب اس تحریک کے جو بانی مبانی ہیں ان کے متعلق ہندوستان کے اکثریتی فرقے کا فیصلہ یہ ہے کہ ان کا اسلام محض فرضی ہے، یہ غیر مسلم ہیں، ان کے بچے غیر شرعی ہیں، ورثہ نہیں پا سکتے، یہ کسی مسجد میں گھسیں تو ان کو مار مار کے باہر نکال دو اور مسجد

دھلوانے کا خرچ بھی ان سے لو اور طرح طرح کے ایسے فتاویٰ جو اگر میں سارے آپ کو پڑھ کر سناؤں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ ایک دوسرے کے خلاف یہ باتیں کر چکے ہیں اور پھر سارے مل کر احمدیت کے پیچھے پڑ گئے ہیں مگر کھلے ملک میں جہاں دلائل کو کھل کر پیش کیا جا سکتا ہے ہاں ہم یہ دکھائیں گے کہ یہ صاحب جو ہمارے خلاف مطالبہ کر رہے ہیں ان کا اپنا اسلام ثابت کر کے دکھائیں، جو چاہیں پیمانہ بنا لیں، اسی پیمانے کو ہم بھی استعمال کریں گے ان کے خلاف اور باقی سب ایسے فرقوں کے خلاف جو ان کے ساتھ متحد ہیں اور ان پیمانوں سے جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے سچی مسلم ثابت ہوگی۔

میرے ذہن میں ایک پوری سکیم ہے جس کی خاطر، جس کی وجہ سے میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں ان باتوں میں ہرگز کوئی مبالغہ نہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اگر انصاف ہو تو سو فیصد جماعت احمدیہ کے حق میں فیصلہ ہوگا، جماعت احمدیہ کے خلاف یہ فیصلہ نہیں ہوگا۔ پس ہندوستان کی جماعتوں کو میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ اب وقت ہے کہ جوابی کارروائی شروع کریں اور اہل انصاف ہندوؤں کو شامل کریں اور اہل انصاف غیر ہندوؤں جو بھی وہاں بستے ہیں ان کو متوجہ کریں کہ اگر تم نے جمہوریت بچانی ہے تو سب سے پہلے اس رخنے کو ختم کرو اور اگر اس کو قبول کرنا ہے تو پھر انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے قبول کرو اور دیکھو کہ کون مخلص ہے، کون مسلم ہے اور کون غیر مسلم یعنی اپنی تحریروں سے، اپنے عقائد سے، قرآن اور حدیث کی رو سے تمام دلائل ہم پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

پس انشاء اللہ تعالیٰ یہ جو نئی تحریک وہاں چلی ہے یہ بھی خود ان کے منہ پر ہی پڑے گی اور ان کے لئے کوئی بھی چارہ نہیں اب جماعت احمدیہ کے مقابلے کا۔ یہ تحریک بتا رہی ہے کہ دل میں یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ جیت چکی ہے۔ جب بھی غیر مسلم بنانے کے لئے حکومتوں سے درخواستیں کی جائیں تو صاف پتا چلتا ہے کہ عوام کی نظر میں یہ احمدیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اگر یہ مولوی ہندوستان کے عوام کی نظر میں احمدیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو اس کثرت سے جماعت احمدیہ وہاں نہ پھیلتی اس لئے اب ان مشرکوں سے مانگ رہے ہیں وہ جو خدائے واحد کے قائل ہی نہیں ہیں ان کو درخواستیں دے رہے ہیں کہ خدا کے واسطے ہماری مدد کو آؤ ورنہ احمدی ہم سب کو کھا جائیں گے یہ ہے خلاصہ ان کی تحریک کا۔

پس جماعت احمدیہ جب تک صبر پر قائم ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کا کوئی بھی بال بیکا نہیں کر سکتا کوئی بگاڑ نہیں سکتا لیکن توکل ساتھ رکھیں یقین رکھیں خدا پر اور ناجائز حربے استعمال نہ کریں یہ دو شرطیں ہیں جو لازم ہیں۔ اگر یہ شرطیں آپ پکڑے رکھیں گے تو خدا کے فضل کے ساتھ ضرور پھیلتے چلے جائیں گے۔

اس آیت کے شروع میں اب جو چند باتیں ہیں وہ میں آپ کے سامنے کھول رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ کہ اے میرے بندو، عباد مراد ہے اے میرے بندو الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وہ میرے بندو جو ایمان لے آئے ہو اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ لوگ جنہوں نے حسن عمل دکھایا ہے ان کو اس دنیا میں ہی حسن عمل کا اجر عطا کیا جائے گا۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ پس وہ انتظار کریں اور ان کے مرنے کے بعد خدا تعالیٰ ان کا اجر دے گا اگر یہ بھی فرماتا تو صبر کی تلقین کے ساتھ یہ کہہ دیا جائے تو حرج کوئی نہیں مگر خدا اپنے بندوں کو عجیب صبر کی تلقین کرتا ہے۔ صبر کی تلقین کرتے ہوئے ساتھ یہ وعدہ بھی فرماتا ہے کہ اس دنیا میں بھی ہم تمہیں تمہارے بہترین اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔

پس یہاں صبر سے مراد مومن کا توکل اور انتظار ہے اور قرآن کریم نے غیر مسلموں کے لئے لفظ صبر کا استعمال نہیں کیا۔ جہنمیوں کے لئے صبر کرو یا نہ کرو فرق ہی کوئی نہیں پڑتا مگر انتظار کا محاورہ استعمال فرمایا ہے، وہ انتظار کر رہے ہیں تم بھی انتظار کرو مگر غیر مسلموں کے لئے صبر کا مضمون آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ ان کو صبر آتا ہی نہیں اگر صبر آتا ہے ہو تو اپنی شکست کو تسلیم کریں اور دلائل کی رو سے اور محبت کے پیغام کے ذریعے وہ غالب آنے کی کوشش کریں یہ کھلا میدان ہے جو چاہے اس میدان میں آئے اور مقابلے کرلے۔ ان کو چھوڑنا بتاتا ہے کہ وہ صبر کر نہیں سکتے، صبر ان کو آتا ہی نہیں ہے اور صبر نہ کرنے والوں کا کبھی نیک انجام نہیں ہوا۔ یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم حسن عمل دکھاؤ ان معنوں میں نہیں کہ نتیجے کے لئے تمہیں مرنے کے بعد تک صبر کرنا پڑے گا۔ حسن عمل دکھاؤ اور صبر کرو تو اسی دنیا میں تمہاری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے صبر کے نیک نتیجے نکلیں گے۔ تمہارے حسن عمل کے بہت خوبصورت نتائج تمہاری آنکھوں کے

سامنے ظاہر ہوں گے اور ان نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اللہ کی زمین کو وہ کھلا اور پھیلا ہوا دیکھیں گے۔ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کا مضمون اس آیت کے معاً بعد رکھا گیا ہے حالانکہ بظاہر اس کو صبر کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ اب خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں صبر سے پہلے وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ رکھا ہے جس کا اس وعدے سے تعلق ہے، فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ۔

ایک تو صبر کرنے والوں کے لئے یہ خیال کہ خدا کی زمین وسیع ہے یہ ان کی تقویت کا موجب بنتا ہے مگر یہاں حسن عمل دکھانے والوں کو وسعت ارضی کا وعدہ دیا گیا ہے اس دنیا میں ان کو کیا خوبصورت نتائج دکھائے جائیں گے۔ ایک یہ ہے اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کہ خدا کی زمین بڑی وسیع ہے اور نئی نئی زمینیں تمہیں دکھائی جائیں گی، نئی نئی قومیں تمہارے سامنے لائی جائیں گی۔ جیسے کہ مسیحؑ نے پیش گوئی کی تھی کہ کنواریاں اس کا انتظار کر رہی ہیں مسیح کے متعلق کہا گیا ہے بائبل میں۔ مراد یہ تھی کہ کنواری قومیں، ایسی قومیں جن پہ پہلے خدا تعالیٰ کے پیغام کی کاٹھی نہیں ڈالی گئی۔

پس جماعت احمدیہ کو اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کہنے میں ایک پیشگوئی ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری زمین کو پھیلائے گا اور وسیع کر دے گا جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ فرمایا اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا (الانبیاء: 45) کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ ان سب کی زمینیں کاٹی جا رہی ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کی زمینیں بڑھ رہی ہیں اور جتنی ان کی زمینیں کم ہوتی ہیں آنحضرت ﷺ کی زمینیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں تو ایک تو یہ معنی ہے وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کا کہ تمہاری زمین ضرور پھیلے گی اور دوسرا یہ معنی ہے کہ اور قوموں کی طرف بھی توجہ کرو۔ جن جگہوں پہ خدا تعالیٰ تمہیں کامیابی عطا کرتا ہے وہاں تک نہ ٹھہرے رہو اگر تم تلاش کرو گے تو خدا کی زمین بہت پڑی ہوئی ہے کام والی۔ پس ایک بنیادی فرض کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے جو عام طور پر لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا اور یہ دکھائی نہ دینے کی وجہ سے تبلیغ کرنے والوں کو بعض دفعہ بہت بڑا نقصان پہنچ جاتا ہے۔

اب جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے کسی خاص علاقے میں عددی غلبہ عطا کیا ہے ان کو یہ بھولنا نہیں چاہئے کہ ارض اللہ اتنی وسیع ہے کہ ہندوستان میں ہزار ہا میل کے ایسے ٹکڑے ان کو دکھائی دیں گے جہاں ایک بھی مسلمان نہیں ہوگا اس لئے اپنے چھوٹے سے علاقے میں غلبے کو دیکھ کر خواہ وہ کتنا

عظیم غلبہ دکھائی دے یہ بات بھول جانا کہ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ یہ ان کی بے وقوفی ہوگی اور ایسی بیوقوفیاں بسا اوقات نقصان پہنچاتی ہیں۔ ہندوستان میں جو پہلے ہندوستان تھا، پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکر اسی کا حصہ ہیں ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے اور میں نے اس پہلو سے خاص طور پر نظر دوڑائی ہے ان جماعتوں میں جہاں ان کو عددی غلبہ ہو گیا۔ انہوں نے سمجھا کہ سارا ضلع ہی فتح ہو گیا یہ نہیں سوچا کہ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ۔ تمہاری زمین تو چھوٹی سی تھی جوارد گرد پھیلی ہوئی جگہیں ہیں وہاں نظر تو ڈال کے دیکھو، بہت بڑی زمینیں ایسی پڑی ہوئی ہیں جہاں تمہیں کام کرنا باقی ہے اور تم نے ابھی کام نہیں شروع کیا۔

تو اللہ تعالیٰ حسن پر حسن عطا کرتا چلا جاتا ہے مگر تمہاری وسعتوں کے ساتھ دوسری وسعتیں تمہیں بلاتی ہیں اور اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں اور یہ پیغام ایک اور رنگ میں ابھرتا ہے اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اس زمین کو خدا نے تمہارے سپرد کیا ہے کافی نہ سمجھو اور بھی زمینیں پڑی ہوئی ہیں۔ پس اس پہلو سے جب آپ گردو پیش کو دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ بہت بڑے علاقے پڑے ہیں جہاں احمدیت کا کوئی نشان نہیں ہے۔ انگلستان کی جماعت کو میں اس پہلو سے متوجہ کرتا ہوں کہ وہ پہلے مخاطب ہیں، باقی سب جماعتیں بھی ظاہر ہے کہ ان کے ساتھ ہی مخاطب ہوں گی۔ تو آپ کو میں متوجہ کرتا ہوں آپ انگلستان کا جائزہ لے کر دیکھیں ہمارے کام کرنے والے اٹھتے ہیں اپنی جماعتوں میں پہنچ جاتے ہیں اور جماعتوں کے اس محلے میں پہنچ جاتے ہیں جہاں احمدی ہیں حالانکہ اگر وہ ان کو چھوڑ کر دوسری جگہ پھر کر دیکھیں تو جس شہر میں وہ سمجھتے ہیں کہ بڑے احمدی ہیں وہ احمدی آٹے میں نمک کی طرح بھی دکھائی نہیں دیں گے۔

پس اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کا مضمون تو ہر جماعت کے گردو پیش سے شروع ہو جائے گا اور ان کو چھوڑ کر باقی شہر اور بستیاں گن کے دیکھیں کتنی ہیں آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ جماعت کی تعداد اگر ستر ہے تو یہاں جو بستیاں ساری شمار کر لی جائیں تو ستر ہزار سے زائد ہوں گی۔ اللہ بہتر جانتا ہے میں نے اس کے اعداد و شمار نہیں دیکھے لیکن یہ مجھے معلوم ہے کہ ہر کاؤنٹی میں بے شمار بستیاں ہیں، چھوٹے چھوٹے گاؤں ان کو کہتے ہیں بڑی بستیاں، بعض زمیندار ہیں جن کی اپنی آبادی ہے ایک اور وہی ان کی بستی بن جاتی ہے۔ پس اگر انگلستان کی بستیاں شمار کریں تو ستر ہزار سے بھی

بہت زیادہ ہوں گی اور یہ بھی مضمون ہے اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کا۔تم دیکھو تو سہی کہ خدا کی زمین کتنی وسیع پڑی ہوئی ہے وہیں وہیں بار بار پہنچیں جہاں پہلے بھی پہنچ چکے ہیں اور ان سارے علاقوں کو شمار کریں جو کہ ہیں ہی نہیں یہ بہت بڑی بے وقوفی ہے۔

چنانچہ پاکستان میں اب سیالکوٹ کی مثال سامنے ہے بڑی دیر تک وہ اپنے عددی غلبے کو جو ایک چھوٹے سے حلقے میں تھا سارے ضلع پر غلبہ شمار کرنے لگے اور یہ حد سے زیادہ بے وقوفی تھی کہ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کے مضمون پر غور نہیں کیا انہوں نے۔اگر وہ دیکھتے تو پتا چلتا کہ وہ تو کچھ بھی نہیں،اردگرد جو خالی جگہیں پڑی ہوئی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔وہ انہوں نے مولویوں کے لئے چھوڑ دیں وہاں وہ خبیث پودا لگانا شروع کر دیا انہوں نے۔تو یہ عجیب حالت ہے کہ جماعت کے اردگرد جو خالی جگہیں تھیں اس پر خود مولوی کو قبضہ دے دیا اور جو پودے ہیں یہ بعض دفعہ اتنی تیزی سے نشوونما پاتے ہیں اس لئے سیالکوٹ میں ہمارے لئے ایک بڑی مصیبت یہ بن گئی کہ مخالفانہ پروپیگنڈا اتنا زیادہ کیا گیا کہ وہ جو احمدی بستیاں تھیں وہ چھوٹے چھوٹے جزیرے دکھائی دینے لگے بلکہ ان سے بھی کم۔اب اردگرد ان کے لئے تبلیغ مشکل بنا دی گئی۔

اتنی دیر خاموشی سے اس کو دیکھنا یہ نفسی تکبر کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے انسان سمجھے کہ مجھے غلبے کی ضرورت تھی وہ مل گیا اور جو میں نے پہلے مضمون بیان کیا تھا اصل میں اس کی وجہ سے ہے۔لوگ سمجھتے ہیں عددی غلبہ پیدا کرنا دین کا مقصد ہے۔یہ بالکل غلط ہے۔**مظلومیت کو بڑھانا اور صبر کو وسعت دینا یہ دین کا مقصد ہوا کرتا ہے۔** دنیا میں جتنی خرابیاں ہیں یہ قوموں کے عددی غلبے کی وجہ سے ہیں۔جب قوموں کو عددی طور پر ایک وسعت اور طاقت نصیب ہوتی ہے تو پھر وہ متکبر ہو جاتی ہیں، پھر وہ ظلم کیا کرتی ہیں۔مظلومیت کو اس طرح پھیلانا اور صبر کو اس طرح وسعت دینا کہ آپ غالب آ جائیں تو صبر غالب آئے،غالب آتے ہوئے صبر کرنا سیکھیں اور صبر کرنا سکھائیں۔مظلومیت اختیار کئے رہیں،اس کو چمٹے رہیں اور مظلومیت کے ذریعے ظالم کو جواب دیں یہاں تک کہ آپ اس طاقت میں آ جائیں کہ ظالم بننا چاہیں تو بن سکیں لیکن ظلم کا پھل تو آپ دیکھ چکے ہیں اور چکھ چکے ہیں۔

اکثر ظلم کا نشانہ جماعت احمدیہ ہی بنائی گئی ہے لیکن مظلومیت کا پھل بھی آپ چکھ رہے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ یہ بہتر ہے،یہ خوبصورت پھل ہے،یہ طیبہ رزق ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے

ساتھ آسمان سے باتیں کرنے والے درخت ہیں جو پھیلیں گے اور ساری زمین پر غالب آسکتے ہیں اگر خدا چاہے۔ تو اس لئے اس کی طرف توجہ دیں اپنی مظلومیت اور صبر کی اقدار کی حفاظت کریں اور اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کی طرف نظر رکھیں۔ خدا جب آپ کو پھیلاتا ہے اگر آپ نے صبر کا ساتھ پھیلانا بند کر دیا اور خود اپنے ہاں متکبر ہو کے بیٹھ گئے تو اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ آپ کے لئے نہیں رہے گی غیروں کے لئے بن جائے گی۔

پس دو طرح سے ہم نے زمیندارے میں دیکھا ایک تو یہ کہ جس فصل کی خاص نگہداشت کی جائے وہاں یہ گندا بوٹا ضرور پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ کوشش کرتا ہے کہ وہ کھیت کا خون چوس کر اس غیر کو پہنچا دیں جو مقصود نہیں ہے زمیندار کا اور کچھ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض زمینوں پر پہلے سے ہی گندی بوٹیاں قبضہ کر لیتی ہیں ان پر بڑی محنت کرنی پڑتی ہے اور اس محنت کے تعلق میں مجھے سندھ میں تجربہ ہوا جس میں کلر کا غلبہ بھی شامل تھا اور بوٹیوں کا بھی۔ میں جب تک وہاں ان زمینوں کا نگران تھا میں منتظمین کو یہ ہدایت کرتا رہا ہوں کہ اکٹھا ہاتھ نہ ڈالو کچھ کچھ حصے پہ قبضہ کرو اور صبر کا ایک یہ بھی مضمون ہے۔ کام بہت بڑا ہے پچاس ہزار ایکڑ آپ نے اپنانے ہیں اور ان کو کاشت کر کے زمیندارے کو وہاں نفع مند بنانا ہے یہ کام ہے اگر صبر سے کام نہیں لیں گے تو جلدی کریں گے اور جلدی میں ایسی ایسی سکیمیں بناتے ہیں کہ سارا علاقہ ایک دم ہاتھ میں آجائے کبھی بھی نہیں آیا کرتا، کچھ بھی حاصل نہیں ہوا کرتا۔

تو جو باتیں میں اپنے منتظمین کو سمجھایا کرتا تھا وہ اب ساری جماعت کو سمجھا رہا ہوں کہ جن علاقوں میں دشمن نے گندگی پھیلا دی ہے ان کے بعض چھوٹے حصے خصوصیت کے ساتھ زیر نظر لائیں، ان کی اصلاح کریں، ان کی زمینوں کو صحت مند زمینیں بنا دیں اور ان کو اپنا لیں تو پھر خدا تعالیٰ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کا ایک نیا معنی آپ کو عطا کرے گا اور آپ دیکھیں کہ ارد گرد کی جو منحوس زمین تھی وہ طیبہ زمین میں تبدیل ہونی شروع ہوئی ہے اور یہ ساری زمین اللہ کی زمین بن گئی ہے۔ اگرچہ اللہ ہی کی ہے مگر اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کہنے میں ایک یہ بھی مضمون ہے کہ اصل میں اس کو اَرْضُ اللّٰهِ ہونا چاہئے اور یہ اَرْضُ اللّٰهِ نہیں رہی، یہ شیطان کی یا دشمن کی ہو چکی ہے تم نے اس سے چھینی ہے اور واپس لے کے خدا کے حضور پیش کرنی ہے۔ پس اس طرح ہر ملک میں اگر جماعت اپنے گرد و پیش پر نظر ڈالے تو بہت سی گندی زمینیں ہیں۔

اور وہ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ ہم ان کو کس طرح اصلاح پذیر کریں گے سوال اس لئے اٹھتا ہے کہ بے صبری ہے طبیعت میں۔ سوال اس لئے اٹھتا ہے کہ وہ چاہتے ہیں جلدی ہو جائے اور ہم کر نہیں سکتے وہ سمجھتے ہیں میرے مطالبے یہ ہیں کہ تم تین لاکھ سے چھ لاکھ ہو جاؤ، چھ لاکھ سے بارہ لاکھ ہو جاؤ تو اس کی وجہ سے گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں وہ طریقے بھی تو بتاتا ہوں جن کے ذریعے سے چھ بارہ ہو سکتے ہیں لیکن یہ صبر کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ ایسے لائحہ عمل اختیار کئے جائیں جن میں صبر کے ساتھ لازماً آپ نے آگے بڑھنا ہے۔

پس اس پہلو سے آپ یاد رکھیں کہ تھوڑے تھوڑے علاقے اپنے گردو پیش میں ایسے دیکھیں جن پر آپ قابض ہو سکتے ہیں اور دور دور کے علاقوں میں پیغام رسانی کریں یہ دونوں کام بیک وقت ضروری ہوا کرتے ہیں کیونکہ مختلف جگہ Oasis بنائے جاتے ہیں یعنی نخلستان اور وہ نخلستان پھر خدا کے فضل سے پھیلنے لگتے ہیں۔ تو دو طریق سے کام کریں جماعتیں اپنے گردو پیش دیکھ کے خالی زمینوں پر محنت شروع کر دیں اور ان کی اصلاح شروع کریں اور جو علاقے بالکل خالی پڑے ہیں ان میں کہیں نہ کہیں پیر لگانے شروع کر دیں تا کہ ہریاول جگہ جگہ دکھائی دینے لگے اس طریق پر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بے صبری کے بغیر انسان آگے بڑھتا ہے اور جگہ جگہ چونکہ کچھ درخت دکھائی دیتے ہیں اس لئے زمیندار کی نظر خوش ہوتی ہے دیکھ کر اور رفتہ رفتہ اس کی زمین بڑھتے بڑھتے سارے ملک پہ پھیل جاتی ہے۔

ابھی ہمارا کام بہت زیادہ ہے اس سال اگر ہم اپنے مقصد کو حاصل کر لیں جو ہم نے ٹارگٹ بنایا تھا اس کو پالیں تو اگلے سال یہ تگنا ہوگا جو بہت ہی زیادہ مشکل ہو چکا ہوگا۔ مگر جو قرآن کریم نے نصیحتیں فرمائی ہیں جن پر آنحضرت ﷺ نے عمل کر کے دکھایا ہے اگر ان باتوں کو چمٹے رہیں تو آپ دیکھیں گے کہ ناممکن چیز ممکن ہوتی چلی جا رہی ہے اور ضرور ہوگی یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے۔ جن جماعتوں کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی توفیق بخشی تھی گزشتہ سال تین لاکھ مثلاً بنائے وہ چھ لاکھ پر بہت گھبرا رہے تھے ان سے میں نے کہا کہ تم نے کون سے بنانے ہیں، اللہ نے بنانے ہیں، تم اللہ کے بتائے ہوئے کاموں پر اس کی ترکیبوں پر عمل کرنا شروع کر دو پھر توکل کرو کام کے بغیر توکل نہیں ہوگا۔ اونٹ کا گھٹنا باندھا جائے پھر توکل شروع ہوتا ہے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا جائے اس کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو یہ

توکل نہیں ہے۔

تو میں نے ان کو سمجھایا کہ تم توکل ان معنوں میں کرو کہ جو جو آپ کو ہدایتیں دی جارہی ہیں ان پر عمل شروع کردیں اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دیں اب وہ چھ والے جو تھے جنہوں نے تین سے چھ کرنا تھا اب وہ ہمیں لکھ رہے ہیں کہ انشاء اللہ ہم نے دس بنانے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ ہم کس تیزی سے اپنے اس نئے ٹارگٹ کی طرف بڑھ رہے ہیں، چھ کی بجائے دس لاکھ نئے احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو پیش کئے جائیں گے۔ تو صبر کے نتیجے میں حوصلے بھی بڑھتے ہیں، صبر کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ مزید حسن عمل کی توفیق عطا فرماتا ہے لیکن ان کو یہ نہیں پتا کہ اگلے سال میں نے دس کو سامنے رکھنا ہے چھ کو نہیں رکھنا اور دس کو بیس کرنے کا کہوں گا تو اچھا ہے ان باتوں سے آنکھیں بند رہیں مگر اگر وہ **توکل علی اللہ** کریں گے، اگر وہ دعاؤں سے کام لیں گے تو دس بیس بھی ہوجائیں گے۔

اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت سے ملکوں میں جماعت اس تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے کہ جہاں پہنچ کر پھر الٹ جایا کرتی ہے دوسری طرف۔ رفتار ایک حد تک تو ان معنوں میں بے حساب بھی ہوتی ہے اور حساب بھی رکھتی ہے، بے حساب یہ کہ ہماری توقع سے بہت زیادہ مل رہا ہے، حساب یہ کہ دگنا ہو رہا ہے اور پھر دگنا اور پھر دگنا مگر آخر پہ جا کر عموماً دیکھا گیا ہے کہ پھر ساری جماعت باقی سارے ملک پر اثر انداز ہوگی اور اور وہ تھوڑی تھوڑی تعداد میں آنے کی بجائے ایک دم سارے کا سارا ملک ٹوٹ جاتا ہے اس کو پنجابی میں کہتے ہیں ڈھایا پڑ گیا۔ ایک دریا جب سیلاب میں طغیانی دکھاتا ہے تو ایک موقع پر آکر پہلے کناروں کو Erode کرتا چلا جاتا ہے اس کے بعد پھر جب ڈھایا پڑتا ہے تو سارے کے سارے کنارے ٹوٹ ٹوٹ کے نیچے جاگرتے ہیں اور پھر وہ دریا کی حدود میں نہیں رہتا پانی بلکہ باہر نکل کر سارے ملک میں پھیل جاتا ہے۔

اس پہلو سے مجھے بعض ملکوں میں ڈھایا پڑنے کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ اگر آپ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اگلے دو سال میں ہمیں ضرور خدا تعالیٰ ایسے حیرت انگیز نظارے دکھائے گا جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے لیکن ساری جماعت کے لئے ان سب کے لئے دعا کرنا ضروری ہے کیونکہ جتنے زیادہ تیزی کے ساتھ احمدی پھیلیں گے اتنے ہی زیادہ اس کے خطرات بھی ہیں اور ان کو سنبھالنے کا کام ہے جو بہت مشکل ہے اس ضمن میں میں نے گزشتہ خطبے میں جماعت

احمدیہ کینیڈا کو اور ان کی وساطت سے آپ سب کو نصیحت کی تھی کہ ساتھ ساتھ بعض بنیادی عملی کمزوریاں ہیں جن کو دور کرنے کی کوشش کریں ان میں سب سے پہلے قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی تھی۔

جن گھروں میں باقاعدہ روزانہ تلاوت ترجمے کے ساتھ نہیں ہوتی اور ترجمے کے ساتھ قرآن نہیں پڑھا جاتا آپ بودی نسلیں آگے بھیجنے والے بنیں گے، نام کے احمدی رہیں گے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کب تک رہیں اور کام کے کبھی بن بھی سکیں گے کہ نہیں کیونکہ جن کو بچپن سے قرآن سکھایا جائے اور قرآن کا گھروں پر غلبہ ہو یہ وہ لوگ ہیں جن کا قرآن باقی بستی پہ بھی غالب آیا کرتا ہے اپنے گھروں پہ غالب کرلیں اپنے بچوں پر غالب کرلیں، ہر بچے پر یہ فرض کر دیں کہ وہ قرآن کریم کو سوچے سمجھے اور روزانہ کچھ نہ کچھ اتنا ضرور قرآن کا عرفان حاصل کرے کہ اس کے نتیجے میں اس کی اپنی تربیت شروع ہو جائے۔ یہ مضمون انشاء اللہ تعالیٰ اگلے یا اس کے بعد کے کسی خطبے میں نسبتاً زیادہ تفصیل سے آپ کے سامنے رکھوں گا۔

سردست یہ بیان کرنا مقصود تھا کہ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ خدا کی زمین وسیع ہے، ہمارے لئے پھیل رہی ہے اور اس کے علاوہ اور دور کی زمینیں دکھائی دینے لگی ہیں وہ زمینیں ہمیں دکھائی دینے لگی ہیں جو پہلے نظر سے بالکل اوجھل تھیں۔ ان میں کام باقی ہے اور بہت بڑے کام پڑے ہوئے ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ عرب میں خدا تعالیٰ کے فضل سے، عرب سے میری مراد ہے وہ سارے ممالک جن میں عربی بولی جاتی ہے، بہت کام پڑے ہوئے ہیں۔ اس دفعہ کینیڈا میں مجھ سے بعض عربوں نے بڑے زور سے یہ سوال کیا کہ تم کہاں رہے ہو اتنی دیر، بتایا کیوں نہیں کہ اتنی اچھی تعلیم ہے، ہم کیوں بھٹکے رہے ہمیں کیوں محروم رکھا گیا؟ ان کو میں نے بتایا کہ ہم نے محروم نہیں رکھا تمہارے اپنے بڑوں نے تمہیں محروم رکھا ہے یا مولویوں نے محروم رکھا ہے یا حکومت نے محروم رکھا ہے اور ہماری کوشش تو تھی اور صبر کے ساتھ ہم مسلسل عربوں کو چاہتے رہے، عربوں سے محبت کرتے رہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اور اپنے محسن کا یہ احسان ہم کبھی بھی نہیں بھولے کہ عربوں میں سے وہ شخص پیدا ہوا ہے اور اس قوم نے ساری دنیا پر اسلام کے احسانات کئے ہیں اس قوم کا ہم پر ایک حق ہے اور اب ضروری ہے کہ ہم اس حق کو کسی نہ کسی رنگ میں اتارنے کی کوشش کریں۔

چنانچہ ان کو پیار سے سب کو سمجھایا اور بتایا کہ تمہارے اپنے مذہبی راہنما، تمہاری حکومتیں اس

راہ میں حائل رہی ہیں لیکن یہ بھی جماعت کا صبر تھا کہ کوششیں نہیں چھوڑیں اور اب جو آسمان سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی آواز اتر رہی ہے اور تصویروں کے ساتھ اتر رہی ہے یہ بھی دراصل صبر ہی کا پھل ہے اور زمین کی وسعتوں کا ایک یہ بھی نشان ہے۔ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ کا یہ آخری معنی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے جو وسائل عطا کئے ہیں ان میں وہ ساری زمینیں بھی جو ہم جہاں تک پہنچ نہیں سکتے تھے مثلاً عربوں کی زمینیں، اب آسمان سے خدا تعالیٰ کی آواز ان تک اتر رہی ہے اور وہ زمینیں جماعت احمدیہ کے قبضے میں آ رہی ہیں اگر آپ اسی طرح ہر پہلو سے جو جماعت کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اپنے سامنے رکھتے ہوئے کوششیں کریں گے زمین پر پھیلیں گے آسمان سے بھی اتریں گے تو امید ہے انشاء اللہ وہ کام جو آپ کو مشکل دکھائی دے رہا ہے آئندہ چند سالوں میں اگلی صدی شروع ہونے سے پہلے پہلے ممکن ہو جائے گا۔

میں اسی پہلو پر غور کر رہا تھا تو خدا تعالیٰ کے احسانات کے نیچے میرا سارا وجود ٹوٹ گیا۔ پھر مجھے ایک دم خیال آیا کہ اے اللہ کئی لوگوں کو تو خوابیں دکھاتا ہے اور وہ ان کی تعبیروں کے انتظار میں اپنی عمریں گنوا بیٹھتے ہیں تو مجھے ہر سال نئی خوابیں دکھاتا ہے اور ہر سال ان نئی خوابوں کی تعبیریں پوری کر دیتا ہے اس احسان کا بدلہ تو ہو ہی نہیں سکتا مگر اس احسان کے نتیجے میں جو شکر کا حق آتا ہے وہ بھی انسان ادا نہیں کر سکتا۔ شکر کے میدان میں بھی آگے بڑھیں آسمان سے لازماً خدا کی طرف سے ایسے فرشتے اتریں گے جو آپ کی مدد کریں گے اور آپ کی زمینیں بڑھاتے چلے جائیں گے کیونکہ وہ خدا کی زمینیں بننے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین